سوال

(246) زخموں کی صفائی کے لئے اس خوشبو کا استعمال جس میں الکحل کی آمیزش ہو

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا زخموں وغیرہ کی صفائی کے لئے ان عطریات وخوشبویات کا ظاہری استعمال جائز ہے جن میں الکحل کی آمیزش ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کے جواب سے پہلے دو باتوں کی وضاحت ضروری ہے اولاً: کیا شراب ناپاک ہے یا نہیں؟ اس میں اہل علم کا اختلاف ہے اکثر کی رائے یہ ہے کہ شراب حسی طور پر نجس ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ اگر یہ کپڑے یا جسم کو لگ جائے تو اسے دھو کر پاک کرنا واجب ہے جب کہ بعض اہل علم کا یہ کہنا ہے کہ شراب حسی طور پر نجس نہیں ہے کہ نجاست کا حسی ہونا ایک شرعی حکم ہے جسے ثابت کرنے کے لئے دلیل کی ضرورت ہے اور یہاں کوئی دلیل موجود نہیں لہذا جب اس شرعی دلیل سے شراب کا ناپاک ہونا ثابت نہیں تو معلوم ہوا کہ یہ پاک ہے "کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ شراب کے ناپاک ہونے کی دلیل تو خود کتاب اللہ تعالیٰ کی یہ آیت کریمہ ہے:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّمَا ٱلۡخَمۡرُ وَٱلۡمَيۡسِرُ وَٱلۡأَنصَابُ وَٱلۡأَزۡلَٰمُ رِجۡسٞ مِّنۡ عَمَلِ ٱلشَّيۡطَٰنِ فَٱجۡتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ ٩٠ ... سورة المائدة

"اے ایمان والوں! شراب اور جواء اور بت اور پانسے (یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تاکہ نجات پاؤ۔" اور رجس بمعنی نجس ہے اور اس کی دلیل حسب ذیل ارشاد باری ہے:

قُل لَّآ أَجِدُ فِي مَآ أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٖ يَطۡعَمُهُۥٓ إِلَّآ أَن يَكُونَ مَيۡتَةً أَوۡ دَمٗا مَّسۡفُوحًا أَوۡ لَحۡمَ خِنزِيرٖ فَإِنَّهُۥ رِجۡسٌ أَوۡ فِسۡقًا أُهِلَّ لِغَيۡرِ ٱللَّهِ بِهِۦ ١٤٥ ... سورة الانعام

"کہو کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں میں ان میں کوئی چیز جسے کھانے والا کھائے حرام نہیں پاتا بجز اس کے کہ وہ مرا ہوا جانور ہو یا بہتا ہو لہو یا سور کا گوشت کہ یہ سب ناپاک ہیں یا کوئی گناہ کی چیز ہو کہ اس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔" اس آیت سے معلوم ہوا کہ مردار اور خنزیر کا گوشت اور دم مسفوح رجس یعنی نجس ہیں رجس کے یہاں نجس ہونے کی دلیل یہ حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردہ جانوروں کی کھالوں کے متعلق فرمایا ہے کہ "پانی انہیں پاک کر دیتا ہے (یطھرھا) "یعنی اسے پاک کر دیتا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ پہلے ناپاک تھیں جیسا کہ اہل علم کے ہاں یہ بات معلوم ہے لیکن اس بات کا جواب یہ ہے کہ یہاں رجس سے مراد رجس عملی ہے رجس حسی نہیں اور اس کی دلیل یہ الفاظ ہیں:

رِجۡسٞ مِّنۡ عَمَلِ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٩٠ ... سورة المائدة

"(یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں۔"اور دوسری دلیل یہ ہے کہ جواہ بت اور پانسے حسی طور پر نجس نہیں ہیں اور چاروں چیزوں کے بارے میں خبر ہے اور وہ ہیں (1) شراب (2) جواء (3) بت اور (4) پانسے تو جب خبر ان چاروں کے متعلق ہے تو حکم بھی ان سب کے متعلق مساوی ہوگا۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ شراب میں حسی طور پر نجس نہیں ہے ان کے پاس ایک دوسری دلیل سنت سے یہ بھی ہے کہ جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں کے دھونے کا حکم نہیں دیا۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے بھی حرمت کے حکم کے نازل ہونے کے بعد شراب کو بازاروں میں بہا دیا۔ اگر شراب نجس ہوتی تو وہ اسے بازاروں میں نہ بہا تے کیونکہ اس سے بازاروں میں چلنے والوں کے ناپاک ہونے کا اندیشہ تھا،

ثانیاً: جب یہ بات واضح ہوگئی کہ شراب حسی طور پر نجس نہیں ہے اور میرے نزدیک بھی یہی قول راجح ہے تو معلوم ہو کے الکحل بھی حسی طور پر نجس نہیں ہے بلکہ اس کی نجاست معنوی ہے کیونکہ اس الکحل سے سکر (نشہ) پیدا ہو وہ شراب ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (کل مسکر خمر) ہر نشہ آور چیز شراب ہے" (صحیح مسلم کتاب الا شربۃ باب بیان ان کل خمر حرام ح: (2002) اور جب یہ شراب ہے تو اکل و شراب میں اس کا استعمال کہ اسے کسی کھانے پینے کی چیز میں لایا جائے کہ اس کی تاثیر اس میں ظاہر ہو تو حرام ہے اور اس کی حرمت نص اور اجماع سے ثابت ہے دیگر امور مثلاً جراثیم کے خاتمہ وغیرہ کے لئے اس کا استعمال تو یہ مسئلہ محل نظر ہے اور اجتناب ہی میں زیادہ احتیاط ہے لیکن میں اسے حرام نہیں کہہ سکتا اور میں سوائے زخموں کو مندمل کرنے وغیرہ کی ضرورت کے خود استعمال بھی نہیں کرتا۔ (شیخ ابن عثیمین)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ: جلد 1

صفحہ نمبر 265

محدث فتویٰ